بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

دار العلوم حقانیہ میں تقریب ختم بخاری وجلسہ دستار بندی کے موقع پر
افغان زعماء جہاد اور اسلامی قوتوں کے قائدین کا اجتماع ——
ایمان افروز مناظر اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ولولوں کا مظاہرہ

بدلتی ہوئی عالمی صورت حال، جہادِ افغانستان، امریکہ و اقوام متحدہ کے مذموم عزائم اور پاکستان کی بدلتی ہوئی افغان پالیسی کے بارے میں لائحہ عمل، خود افغان قیادت میں بُعد اور فاصلوں کو کم کرنے کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے سلسلہ میں جنوبی ایشیاء کے اہم علمی و دینی مرکز دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جہاد افغانستان کے تمام مرکزی قائدین سمیت جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین، وزیر اعلیٰ سرحد، وفاقی وزیر اعجاز الحق اور اجلاس کے داعی و سینیٹر مولانا سمیع الحق کا ۱۴ فروری کو ایک میز پر اکٹھے بیٹھ کر باہمی مشاورت، جہادی امور اور بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال اور اتحاد کے استحکام کے سلسلہ میں بنیادی امور پر گفت و شنید جس خوشگوار ماحول اور پُر اعتماد فضا میں ہوئی اس کو مستقبل کے افغانستان میں گول میز کانفرنس اور جنیوا معاہدہ کی طرح تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ قرار دیا جائے گا۔

حسن اتفاق سے یہ دار العلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کا اختتام تھا دار العلوم سے اس سال شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے پوتے اور حضرت مولانا سمیع الحق کے برخوردار مولانا حامد الحق سمیت ۲۵۶ فضلاء نے فارغ التحصیل ہونا تھا اجتماعی دستار بندی اور دار العلوم کے سالانہ جلسوں کا انعقاد گذشتہ ۲۰، ۲۵ سال سے متروک العمل ہے مگر اب کے بار افغان قیادت کے باہمی اتحاد، مذاکرات، مشاورت اور انہیں ایک میز پر اکٹھا بٹھانے کی غرض سے صاحبزادہ مولانا حامد الحق کی تحصیل علم سے فراغت اور دستار بندی کی تقریب کو عنوان بنا کر جلدی میں ایک مختصر تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور بہت محدود افراد کو دعوت دی گئی۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد اور دار العلوم کے پرنسپل مولانا سمیع الحق کی دعوت پر نجات ملی اسلامی کے امیر اور افغان عبوری حکومت کے سربراہ پروفیسر صبغت اللہ مجددی وزیر اعظم جناب استاد عبدالرب رسول سیاف، حزب اسلامی (خالص گروپ) کے امیر مولانا یونس خالص جمعیۃ اسلامی کے امیر پروفیسر برہان الدین ربانی، فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی حرکت انقلاب اسلامی (منصور گروپ) کے امیر مولانا نصر اللہ منصور، حزب اسلامی قاضی گروپ کے سربراہ قاضی محمد امین وقار بذات خود شریک ہوئے جبکہ حرکت انقلاب اسلامی (محمدی گروپ) کے امیر مولانا محمد نبی محمدی

نے اپنے نائب امیر کی سرکردگی میں اپنی جانب سے نمائندہ وفد بھیجا خود اپنی شدید مجبوری اور بعض ناگزیر عوارض کے پیش آجانے پر معذرت پیش کی۔

حزب اسلامی (حکمت یار گروپ) کے امیر جناب گلبدین حکمت یار نے بھی تقریب سے دو روز قبل مولانا سمیع الحق کے ساتھ فون پر تفصیلی بات چیت کے دوران آنے کا قطعی ارادہ ظاہر کیا تھا مگر اسی دن بعض غیر ملکی عرب مہمانوں وغیرہ کی وجہ سے وہ مصروفیت میں پھنس گئے اور تشریف نہ لاسکے اور بعد میں مولانا سے معذرت کا اظہار کیا۔

جہاد افغانستان سے وابستہ بعض اہم شخصیات سعودی عرب کے سفیر جناب محمد یوسف المطبقانی، صدر ضیاء الحق شہید کے فرزند وفاقی وزیر اعجاز الحق اور افغان دشمن قوتوں کی خطرناک ریشہ دوانیوں اور تباہ کن پالیسیوں کے ازالے اور ان سے تحفظ کے پیش نظر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب میر افضل خان جن کے مولانا سے محبت کے مراسم ہیں کو بھی حقیقی صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے مدعو کیا گیا چنانچہ انہوں نے صوباتی وزراء کی ایک ٹیم جو سلیم سیف اللہ، حبیب اللہ خان کنڈی اور جان محمد خان خٹک پر مشتمل تھی کی معیت میں اجلاس میں شریک ہوئے سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد کے بھی مولانا سمیع الحق سے دیرینہ مراسم ہیں اس بناء پر انہوں نے شمولیت کا عزم کرلیا تھا مگر اسی دن لاہور میں ان کی کزن کی شادی کی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکے۔

دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت وجامعیت، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا حلقہ ارادت وتلامذہ، مولانا سمیع الحق کے ملک بھر میں حلقہ احباب کی وسعت اور جمعیۃ سے وابستہ ملک بھر کے تمام اراکین کی عظمت واہمیت کے باوصف تقریب کے انتظامات میں شدید مصروفیت اور وقت کے اختصار کے پیش نظر صرف جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کے ارکان اور چاروں صوبوں کے مرکزی قائدین کو مدعو کرنے پر اکتفا کیا گیا لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے اکابر، عہدیدار اور ارکان شوریٰ کے علاوہ مرکزی قائدین اور مشائخ بھی شریک ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر مولانا قاضی عبداللطیف، حضرت لاہوری کے خلیفہ اجل مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مولانا قاری محمد امین، شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان، سرحد کے مختلف دینی مدارس وجامعات کے اکابر اساتذہ اور ارباب علم وفضل نے شرکت کی۔

سعودی عرب کے سفیر جناب محمد یوسف المطبقانی جن کو مولانا سمیع الحق نے قدیم علمی مراسم اور ذاتی تعلقات کی بناء پر مدعو کیا تھا صبح ۱۰بجے دارالعلوم حقانیہ تشریف لے آئے باہمی مشاورت اور تبادلۂ خیال کی پہلی نشست جو مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر منعقد ہوئی تھی میں آخر تک شریک رہے جبکہ اس سے قبل دارالعلوم کے پرنسپل کی معیت میں جامعہ حقانیہ کے مختلف شعبہ جات، درس نظامی کی درسگاہوں، لائبریری، موتمر المصنفین، تعلیم القرآن ہائی سکول، ماہنامہ الحق، پندرہ روزہ ترجمان دین، دارالحفظ والتجوید وغیرہ کا تفصیلی معائنہ کیا واپسی پر جب مہمان خانہ میں

میں تشریف لاتے تو جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی نوتشکیل شدہ مجلس شوریٰ کا اجلاس جاری تھا سفیر محترم شرکائے اجلاس ارکان اور اہل علم کے ساتھ گھل مل گئے اختتامی کاروائی میں شرکت کی اور مولانا سمیع الحق کی درخواست پر خطاب بھی فرمایا انھوں نے اپنی تقریر میں مسئلہ خلیج پر قائد جمعیۃ کی پالیسی، موقف حقہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مثالی کردار کی تعریف کی اور مولانا سمیع الحق کو بار بار خراج تحسین پیش کیا۔

افغان رہنماؤں کے باہمی تبادلہ خیال کی پہلی نشست ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر بند کمرے میں ہوئی جس میں مرکزی زعماء جہاد اور پارٹی سربراہوں کے علاوہ مولانا سمیع الحق، مولانا قاضی عبداللطیف سعودی عرب کے سفیر الشیخ محمد یوسف المطبقانی، وفاقی وزیر اعجاز الحق اور فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی شریک ہوئے مولانا سمیع الحق نے اپنے معزز مہمانوں کو اسی جگہ ضیافت بھی دی ـــــ عجیب منظر تھا ایک طرف مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ پران کے بیڈ روم سے ملحق چھوٹی سی مگر خوبصورت لائبریری میں افغان جہاد کا پورا اثاثہ بلکہ پاکستان سے جہاد کے ظاہری بانی جنرل ضیاء الحق مرحوم کے فرزند اعجاز الحق اور جہاد کے روحانی بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے جانشین مولانا سمیع الحق ایک چھت کے نیچے جمع تھے۔ سعودی عرب کے سفیر جناب مطبقانی بھی کمرے میں رونق افروز تھے باہر ہزاروں علماء، زعماء، جماعتی کارکن، طلبہ اور دارالعلوم کے مخلصین و محبین کی ہلچل اور علاقہ بھر سے امڈ آنے والا عامۃ المسلمین کے سیلاب نما انبوہ کا منظر دیدنی تھا۔

دارالعلوم کے آمنے سامنے تقریباً ایک میل کے رقبے میں گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ کے باہر مسلح دستوں کی حفاظتی پوزیشن، دارالعلوم کے مختلف حساس جہات میں مسلح گارڈ کے فرائض انجام دینے والے کارکنوں کی نقل و حرکت، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شہدائے بالاکوٹ کی روحیں پھر سے زندہ ہو کر میدان کارزار میں برسر پیکار ہیں ایک دلچسپ اور ایمان افروز لشکر گاہ کا سماں تھا۔

دوسری نشست نماز جمعہ سے قبل کی تھی جو بغیر کسی پیشگی تشہیر اخباری خبر بغیر کسی اشتہار اور اعلانِ عام کے ایک عظیم الشان جلسہ عام کی شکل اختیار کر گئی جس میں سرحد بھر سے دارالعلوم کے قدیم و جدید فضلاء، ارباب علم و دانش اساتذہ علم و مشائخ، افغان جہاد کے محاذ جنگ کے جرنیلوں، عامۃ المسلمین اور اس سال فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کے متعلقین بسوں ویگنوں، ڈاٹسنوں اور موٹروں میں قافلوں کی صورت میں شریک ہوتے رہے جامع مسجد سمیت دارالعلوم کے تمام احاطوں، اطراف برآمدوں، دارالحدیث اور درسگاہوں کی چھتوں پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی دارالعلوم کو اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت رہی۔

دوسری نشست کے پہلے خطیب افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم اور اتحاد اسلامی کے صدر استاد